72841 ـ خاوند بيوى سے قرض لے كر اپنے والدين كو اشياء خريدنے كے ليے ديتا ہے

سوال

ايسے خاوند كے متعلق شريعت كى رائے كيا ہے جو اپنا مال اپنے گھر اور خاندان والوں كے دے كہ وہ غير اساسى اشياء كى خريدارى كريں، حالانكہ خود اس پر قرض ہے، اور وہ اپنا قرض ادا كرنے كے ليے بيوى سے قرض ليتا رہتا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اول:

اكثر لوگ سوال كرتے وقت يہ كہتے ہيں كہ: اس ميں شريعت يا دين كى رائے كيا ہے، ان الفاظ كے معانى صحيح نہيں لہذا مسلمان شخص كے ليے ايسے الفاظ استعمال كرنے سے اجتناب كرنا ہى اولى و بہتر ہے.

شيخ بكر ابو زيد حفظہ اللہ كہتے ہيں:

" غلط قسم كى نئى پيدا شدہ اصطلاحات " دين كى رائے " جيسے الفاظ شامل ہيں، رائے اساسى طور پر تدبر اور تفكر پر مبنى ہے، اور ان لوگوں كا قول " دين كى رائے " اور اسلام كى رائے " اور شريعت كى رائے " جيسے الفاظ بھى اسى ميں شامل ہيں، اور يہ ان الفاظ ميں سے ہيں جو چودھويں صدى ہجرى كے آخر ميں شائع و مشہور ہوئے ہيں، اور شرعى طور پر ان كا اطلاق مرفوض ہے؛ كيونكہ رائے تو صحيح اور خطا دونوں ہو سكتى ہيں، اس ليے اسے اللہ تعالى نے جو كتاب اللہ اور سنت رسول ميں جو اللہ نے فيصلے كيے ہيں پر اطلاق كرنا ممنوع ہے، اسے تو دين اسلام كہا جائيگا.

اللہ تعالى كا فرمان ہے:

يقينا اللہ تعالى كے ہاں دين اسلام ہى ہے .

اور ايك دوسرے مقام پر اللہ رب العزت كا فرمان اس طرح ہے:

اور كسى بھى مومن مرد اور مومن عورت كے شاياں شان نہيں كہ جب اللہ تعالى اور اس كے رسول (صلى اللہ عليہ وسلم) كوئى فيصلہ كر ديں ت وانہيں اپنے معاملہ ميں كوئى اختيار باقى نہيں رہتا الاحزاب (36).

اس لیے بندوں میں اللہ تعالی کے قوانین و تشریع کو اللہ کا حکم اور اس کا امر، اور اس کی نہی اور فیصلہ کہا جائیگا، اور جو ایسا نہیں اسے رائے کہا جائیگا، اور رائے میں غلطی اور صحیح دونوں کا گمان ہوتا ہے.

لیکن اگر کوئی حکم اجتہاد سے صادر ہوا ہو ت واسے دین کی رائے نہیں کہا جائیگا، بلکہ اسے مجتھد یا عالم دین کی رائے کہا جائیگا؛ کیونکہ اس میں اختلاف ہے اور دو یا مختلف اقوال میں سے ایك ہی حق ہوگا سب نہیں.

اس کے متعلق آپ شیخ محمد بن ابراہیم شقرۃ کی کتاب " تنویر الافھام لبعض مفاھیم الاسلام " (61 - 73) کا مطالعہ کریں. انتہی مختصرا

دیکھیں: معجم المناھی اللفظیۃ (223 - 224) طبعہ اول.

دوم:

اولاد کے لیے اپنے والدین پر خرچ کرنا واجب ہے، اور یہ وجوب کتاب و سنت اور اجماع سے ثابت ہے.

مزید تفصیل آپ سوال نمبر (111892) میں دیکھیں.

والدین کے لیے اولاد پر نفقہ واجب ہونے کی کچھ شروط ہیں جن میں یہ بھی شامل ہے کہ: بیٹا خرچ کرنے پر قادر ہو، اور والد عاجز یا فقر یا کمائی نہ کر سکنے کی بنا پر ضرورتمند ہو.

اس خاوند کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اگر وہ اپنے ضرورتمند والدین پر ضروری اخراجات کی مد میں خرچ کرتا ہے تو اس کا اسے اللہ سبحانہ و تعالی کے ہاں اجر عظیم حاصل ہوگا، چاہے اس کے لیے اسے مال کہیں سے ادھار بھی لینا پڑے لیکن اگر اس کے والدین ضروری نفقہ کے محتاج نہیں، اور وہ ان کی غیر ضروری اشیاء خریدنے کے لیے ان پر خرچ کر رہا ہے تو اس بیٹے پر اپنے آپ پر متنبہ ہونا واجب ہے، اور اس کے لیے اسے بغیر کسی ضرورت و حاجت کے قرض نہیں لینا چاہیے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کے ہاں قرض کو بہت اہمیت حاصل ہے، اور پھر صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" شہید کو ہر چیز بخش دی جاتی ہے لیکن قرض نہیں معاف کیا جاتا "

تو پھر ایسا شخص جو اللہ کی راہ میں قتل و شہید ہی نہیں ہوا اور اسے عام موت آئی اس کے متعلق کیا ہو گا؟!

جی ہاں اگر اس کے پاس مال زائد ہو اور وہ اپنے والدین کے لیے مباح اور غیر ضروری اشیاء خرید کر انہیں وسعت دینا چاہتا ہو تو پھر وہ والدین کے ساتھ حسن سلوك اور اپنی جان کے ساتھ برا سلوك نہیں کر رہا.

لیکن اگر وہ اپنے مال کی بجائے کسی دوسرے یعنی بیوی وغیرہ کا مال صرف کرے تو پھر وہ اپنے ساتھ اچھا نہیں کر رہا کیونکہ اس نے اپنے آپ پر اتنا بوجھ ڈالا ہے جس کا وہ متحمل نہ تھا.

اسے چاہیے کہ وہ اپنے والدین سے بڑے بہتر اور اچھے انداز اور رویہ میں معذرت کر لے کہ وہ جو کچھ چاہتے ہیں انہیں دینے کی استطاعت و طاقت نہیں رکھتا، اور وہ والدین سے وعدہ کرے کہ اللہ جب بھی اسے اپنی اور بیوی بچوں کی ضروریات سے زائد مال دےگا تو وہ انہیں ضرور دےگا.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور اگر کبھی تو ان سے بےتوجہی کر ہی لے، اپنے رب کی کسی رحمت کی تلاش کی وجہ سے، جس کی تو امید رکھتا ہو تو ان سے وہ بات کہہ جس میں آسانی ہو الاسراء (28).

اس آیت کی تفسیر میں ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یعنی جب آپ کے اقرباء و رشتہ دار اور جن کے بارہ میں ہم نے آپ کو دینے کا حکم دیا وہ تجھ سے مانگیں، اور آپ کے پاس انہیں دینے کے لیے کچھ نہ ہو اور آپ نفقہ نہ ہونے کی بنا پر ان سے اعراض کر لیں " تو انہیں آسان سی بات کہو " یعنی ان سے آسانی کا وعدہ کر لو، کہ اگر اللہ کا رزق آیا تو ان شاء اللہ ہم تم سے صلہ رحمی ضروری کریں گے " انتہی

دیکھیں: تفسیر ابن کثیر (3 / 52).

واللہ اعلم .